نسبت کی مدنی بہاریں (حصہ 6)

کفن کی سلامتی

مع

عاشقانِ رسول کی ایمان افروز وفات کے 7 سچے واقعات

www.sirat-e-mustaqeem.com

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1288
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری** رَضوی ضیائی دَامَت بَرَکاتُہُم العالیہ اپنے رسالے ''**ناچاقیوں کا علاج**''میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ **سرکارِ مدینہ**، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رحمت بنیاد ہے: ''**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔**'' (مُسنَد ابی یعلی،مُسنَدانس بن مالِك ج ۳ ص۹۵ حدیث۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿1﴾ محمد اسلم قریشی عطاری علیہ رَحمَۃُاللّٰہِ الْباری

محمد اسلم عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری مقیم (ہیرآباد نزد تکونی مسجد) حیدرآباد **2004**ء میں پیٹ کے عارِضہ میں مبتلا ہوئے اور مرض کینسر تشخیص ہوا، حالت اِنتہائی خراب

ہونے پر آغا خان ہسپتال میں آپریشن کروایا گیا۔ مگر کچھ ہی عرصے بعد تکلیف کی شِدّت مزید بڑھ گئی۔ حتّٰی کہ ''موشن'' شروع ہو گئے اور اس میں خون آنے لگا۔ گھر میں آہ وبُکاہ شروع ہو گئی۔

ان کے چھوٹے بھائی کا کہنا ہے کہ اس دوران کسی کے مشورے پر اسی حالت میں بذریعہ کار بھائی کو باب المدینہ (کراچی) قبلہ شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے دُعا کیلئے لے جایا گیا، وہاں ملاقات کا سلسلہ جاری تھا اور سینکڑوں اسلامی بھائی زمانے کے ولی کی زیارت و ملاقات کیلئے حاضر تھے۔ جب **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری کو ملاقات کی سعادت ملی اور مرض بتا کر دُعا کیلئے عرض کی تو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے بڑی شفقت کے ساتھ انہیں سینے سے لگایا، محبت سے سر پر ہاتھ پھیرا، تسلّی دی اور دُعا بھی کی پھر فرمایا: ''بیٹا گھبراؤ مت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **شفاء عطا فرمانے والا ہے۔** ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر ہو گا۔'' یہ واپس آئے تو بھائی **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری نے حلفیہ بتایا کہ رات مجھے خواب میں دو بُزُرگ نظر آئے ایک کو تو مَیں پہچان گیا وہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ خود تھے۔ دوسروں کو مَیں پہچان نہ سکا، دونوں نے **سبز عمامہ شریف** کا تاج سجا

رکھا تھا۔ مجھے تسلی دینے کے ساتھ دُعا کی اور فرمایا: بیٹا گھبراومت اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طبیعت بہتر ہو جائے گی۔ صبح **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری کی طبیعت کافی بہتر تھی اور آہستہ آہستہ طبیعت کافی سنبھل گئی۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی شفقت اور دُعاؤں کی برکتوں سے متأثر ہو کر **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری سمیت تمام گھر والے پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری رضوی** دامت بَرَکاتُہم العالیہ سے مُرید ہو کر "**عطاری**" بن گئے اور دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی کرنے لگے۔

ڈاکٹروں کے مطابق بھائی چند دنوں کے ہی مہمان تھے، مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش ایک سال تک کافی بہتر حالت میں رہے پھر چند دن کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہونے پر دوبارہ ہسپتال میں داخِل کر دیا گیا۔ 3 دسمبر بروز سنیچر کی رات **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری کی طبیعت بَہُت خراب ہونے لگی۔ والدہ اور دیگر گھر کے افراد رونے لگے تو ایک ولیٔ کامل کے دامن سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے شکوہ کرنے کے بجائے بھائی گھر والوں کو تسلّی دیتے ہوئے کہنے لگے:

میرے لئے دُعا کرو، **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری بار بار توبہ کرتے ، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! **مجھے** معاف کردے، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! **مجھے** معاف کردے، میرے گناہ بخش دے پھر جب **یٰسین شریف** پڑھی گئی تو فرمایا: **تلاوت** جاری رکھو مجھے بہُت سکون مل رہا ہے۔

پھر بڑے غور سے تلاوتِ قرآن سنتے رہے، رات کم و بیش **12** بجے میرے بھائی **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری بلند آواز سے **کلمہ طیبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِرد کرنے لگے اور وِرد کرتے کرتے ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔ **(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)**

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کفن سلامت جسم بھی محفوظ

ان کے چھوٹے بھائی کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے، کہ میرے چچا کا بروز پیر شریف **۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۲۸** ھ **(15.03.2007)** کو انتقال ہوا۔ تدفین بعدِ مغرب کی گئی۔ دوسرے دن رات خواب میں بھائی **محمد اسلم عطاری**

علیہ رحمۃ اللہ الباری نظر آئے اور فرمایا: ''قبرستان جا کر گورکن سے پوچھو، **اس نے کیا دیکھا ہے؟**'' مَیں بروز بدھ صبح کم و بیش 11:00 بجے گورکن کے پاس پہُنچا اور ساری بات بتائی تو وہ حیرانگی سے بولا: یہ بات ابھی تک مَیں نے کسی کو نہیں بتائی ہے، ہوا یوں کہ جب میں نے آپ کے چچا جان کی قبر کھودنا شروع کی تو اچانک برابر میں آپ کے بھائی کی قبر کی دیوار گر پڑی، میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ تدفین کے کم و بیش ایک سال بعد بھی آپ کے بھائی کا نہ **صرف کفن سلامت تھا بلکہ جسم بھی محفوظ تھا اور خوشگوار خوشبو پھیلی ہوئی تھی**۔ البتّہ چہرے کی جانب کفن پَر **خون** کے دھبے تھے، اس پَر میں نے گورکن کی تصدیق کی واقعی ایک سال قبل جب بھائی **محمد اسلم عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری کی تدفین ہوئی اس وقت چہرے کی جانب کفن پَر **خون** کے دھبے تھے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿2﴾ عاشقِ رسُول کا جنازہ

باب الاسلام (سندھ) شہداد پور کے ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان

کا خلاصہ ہے کہ تقریباً 13 یا 14 برس کی عمر کے ایک اسلامی بھائی **فیض دین** (جواُس وقت دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک نہیں تھے) لوہار گھٹی جامع مسجد (شہداد پور) کے قریب درزی کے پاس کام سیکھتے تھے۔ **انہیں کرکٹ کھیلنے کا جنون کی حدتک شوق تھا**، یہی وجہ تھی کہ ان کا شمار شہر کے اچھے کھلاڑیوں میں ہوتا تھا، خوش قسمتی سے ایک دِن ان کی ملاقات سبز سبز عمامہ سجائے سفید لباس میں ملبوس ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی۔ اس مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے دورانِ گفتگو **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں لگنے والے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے اس دعوت پر لبیّک کہتے ہوئے باقاعدگی کے ساتھ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت شروع کردی۔ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی بَرَکت سے قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ سیکھنے کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے بھی عادی بن گئے۔ اِسی اَثنا میں انہوں نے شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے ذریعے سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سے مرید ہوتے ہی ان کی زندگی میں **مدنی**

اِنقلاب برپا ہونا شروع ہوگیا، دیکھتے ہی دیکھتے چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی شریف سج گئی۔ چند ہی روز میں اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ مکمل طور پر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے ان کی تقدیر بدل کر رکھ دی، **درزی بننے والے شخص کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے امامت کا مصلّٰی عطا فرما کر لوگوں کی اِصلاح کرنے والا بنا دیا۔**

فیض دین عطاری تقریباً **14** سال تک غوثیہ مسجد (شہداد پور) میں امامت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ وہ اپنے پیرو مرشِد **امیر اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ سے بے اِنتہا محبت کرتے تھے، ان کے اِرشادات پر حتَّی الامکان عمل کرنے کی کوشش فرماتے، یہی وجہ تھی کہ ان کے حُسنِ اَخلاق اور نیکی کی دعوت سے متأثر ہوکر بڑی تعداد میں لوگ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے لگے۔

ایک مرتبہ عید الفطر کے روز **فیض دین عطاری** نمازِ عشاء باجماعت ادا کرکے جونہی فارغ ہوئے، اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی، چکرا کر گر پڑے اور قے ہوگئی۔ اس وقت موجود نمازیوں اور مؤذن صاحب نے آگے بڑھ کر انہیں اُٹھایا

اور فوراً ہسپتال پہنچایا۔ مؤذن صاحب کا کہنا ہے کہ جب مَیں نے **فیض دین عطاری** سے آنکھیں کھولنے کو کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''**اب یہ آنکھیں نہیں کھلیں گی**'' پھر بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگے:

ے **میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد**
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

ڈاکٹروں نے ہاتھوں ہاتھ لیا مگر طبیعت زیادہ بگڑتی دیکھ کر انہوں نے حیدر آباد لے جانے کا مشورہ دیا، حیدر آباد سول ہسپتال میں انہیں داخل کرا دیا گیا، مؤذن صاحب کا کہنا ہے کہ **فیض دین عطاری** وہاں بھی اس شعر کی تکرار کر رہے تھے:

ے **میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد**
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

اچانک فرمانے لگے: ''**میرے پیر و مرشد امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ **کے مکتوبات و تبرکات میری قبر میں رکھ دینا**'' پھر بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنے لگے اور بالآخر کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پڑھتے پڑھتے ان کا طائرِ روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گیا۔

عید کے دوسرے روز نمازِ عشاء کے بعد مدینہ مسجد ناگے شاہ روڈ پر **فیض دین عطاری** کی میت جب نمازِ جنازہ کے لیے لائی گئی تو اس قدر ہجوم تھا کہ روڈ پر تِل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ ہر طرف سبز سبز عماموں کی بہاریں تھیں، بڑا ہی روح پرور منظر تھا، جونہی کسی جانب سے ''**اُذْکُرُوا اللّٰہ**'' کی صدا بلند ہوتی تو ہزاروں لوگ مل کر **اَللّٰہ، اَللّٰہ** کا ذِکر شروع کر دیتے، کبھی ''**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب**'' کی صدا پر دُرُود و سلام کے نعروں سے فضا گونجنے لگتی۔ **نمازِ جنازہ میں شریک اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم نے شہداد پور کی تاریخ میں اتنا جمِ غفیر کسی جنازے میں نہیں دیکھا۔** جب **فیض دین عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری کا آخری دِیدار کرایا گیا تو لوگ پروانہ وار ٹوٹ پڑے۔ جنازے میں شریک ہر آنکھ ان کی جدائی پر اشکبار تھی۔ **فیض دین عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری کے ماتھے پر ''داغِ سجدہ'' جگمگا رہا تھا نیز چہرے پر مسکراہٹ ایسے کھیل رہی تھی گویا ابھی اُٹھ کر بیٹھ جائیں گے۔ بالآخر مرحوم کو ان کی وصیت کے مطابق **سبز عمامہ شریف** سجا کر ناگے شاہ بخاری قبرستان میں عزیزوں کی آہوں اور دُرُود و سلام کی صداؤں میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ بعدِ تدفین ایک اسلامی

بھائی نے جب بارگاہِ رِسالت میں یہ استغاثہ پیش کیا ؎

اے سبز گنبد والے منظور دُعا کرنا

جب وقتِ نزع آئے دِیدار عطا کرنا

تو قبرستان میں موجود تقریباً تمام لوگ ہچکیاں لے لے کر رو رہے تھے۔

قبرستان سے واپسی پر لوگ آپس میں کچھ اِس قسم کی گفتگو کرتے ہوئے پائے گئے: **''دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کی بَرَکت سے **ایک غریب پکوڑے بیچنے والے کے بیٹے کا جنازہ ایسی شان سے اُٹھا کہ کسی نے اپنے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا''**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جنازے میں لوگوں کی اِتنی کثیر تعداد اس سے پہلے کبھی شہداد پور کی تاریخ میں دیکھنے میں نہیں آئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

نسبت کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیجئے تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جائے گا۔ اِسی

طرح تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول اور دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہو کر **عاشِقانِ رسُول** کی صحبت میں رہنے والا بے وَقعت پتّھر بھی **اللہ** عزَّوَجلَّ اور اس کے رسُول عزَّ وَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مہربانی سے **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور بسا اوقات ایسی شان سے پَیکِ اَجَل کو **لَبَّیْک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور اپنے لیے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ ماضی قریب میں عاشقانِ رسُول کی دنیا سے **ایمان افروز رخصتی** اور بعدِ دفن دیکھی جانے والی عنایتوں کے بَہُت سے سچے واقعات ہیں ، جن میں سے کم وبیش **54** واقعات، **5** رسائل: **نسبت کی بہاریں** (حصہ 1) بنام **''قبر کھل گئی''** ، **نسبت کی بہاریں** (حصہ 2) بنام **''حیرت انگیز حادثہ''** ، **نسبت کی بہاریں** (حصہ 3) بنام **''مردہ بول اُٹھا''** **نسبت کی بہاریں** (حصہ 4) بنام **''مدینے کا مسافر''** اور **نسبت کی بہاریں** (حصہ 5) بنام **''صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ''** میں شائع ہو چکے ہیں ۔ اب رِسالہ **نسبت کی بہاریں** (حصہ 6) میں مزید **8** واقعات **''کفن کی سلامتی''** کے نام سے پیش کئے جا رہے ہیں ۔ بَہُت سے واقعات ابھی ترتیب کے

مرحلے میں ہیں۔ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے مطالعے سے جہاں اِیمان کو **مضبوطی** نصیب ہوگی وہیں اپنے **عقائد** کے بارے میں شش و پنج میں رہنے والوں کو بھی **سیدھا راستہ** دِکھائی دے گا کیونکہ **کلمہ پاک پڑھتے ہوئے، اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا ذکرِ پاک کرتے ہوئے، نیک عمل کرتے ہوئے اِنتقال کرنا اور بعدِ دفن قبر سے خوشبو کا آنا**، کسی وجہ سے **قبر کھل گئی تو کفن سلامت ملنا،** **اَلْحَمْدُللہ** عَزَّوَجَلَّ **اِن اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے عقائد کے صحیح ہونے کی مضبوط دلیل ہے۔**

اللہ تعالیٰ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ امیرِ اَہلسنّت (مدظلہ العالی) **مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** {دعوتِ اسلامی}

۳۰ شعبان المُعظّم ۱۴۳۰ھ، 22 اگست 2009ء

﴿3﴾ قابل رشک وفات

دیپالپور (پنجاب، پاکستان) کے ایک مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک عمر رسیدہ بزرگ رہا کرتے تھے، ہم نے انہیں کبھی نماز کے لئے مسجد میں آتے نہ دیکھا حتّٰی کہ رمضان شریف کے مبارک مہینے میں بھی وہ مسجد میں نظر نہ آتے۔ بالآخران پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم کی بارش اس طرح برسی کہ ایک روز ہمارے علاقے کے ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ اس اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے تربیتی اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی دعوت پیش کی جسے انہوں نے بڑی فراخ دِلی سے قبول کیا اور اِعتکاف میں بیٹھ گئے۔ تربیتی اعتکاف میں ہونے والے مبلغین کے سنتوں بھرے بیانات نے ان کی زندگی میں مدنی اِنقلاب بَرپا کردیا، اب تو نماز کی پابندی کے حوالے سے ان کا جذبہ قابلِ ستائش تھا، نہ صرف فرض نماز بلکہ تہجد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کی بھی ذوق وشوق سے پابندی فرماتے۔ الغرض تربیتی اعتکاف کے دوران مُیسَّر آنے والی اسلامی بھائیوں کی

صحبت نے ان پر سنّتوں کے ایسے گہرے نقوش چھوڑے تھے کہ **محرم الحرام** کے مہینے تک **نماز پنجگانہ کے علاوہ نفل نماز اور روزوں کی پابندی کرتے** رہے۔ایک دن اچانک گھر والوں سے ایک اسلامی بھائی کا نام لے کر انہیں بُلانے کو کہا مگر گھر والے کسی وجہ سے نہ بُلا پائے۔کچھ ہی دیر بعد انہوں نے دوبارہ دریافت کیا کہ کیا کوئی بُلانے گیا ہے؟ جب جواب نفی میں ملا تو سب گھر والوں کو جمع کر کے کچھ اس طرح فرمانے لگے: ''ان مبلغِ دعوت اسلامی سے کہنا کہ تمہارا اسلامی بھائی دنیا سے جا رہا ہے، دِل چاہتا تھا کہ اپنے محسن کی آخری بار زیارت کرلوں'' ان بُزُرگ اسلامی بھائی نے یہ کہنے کے بعد اپنے گھر والوں سے فرمایا: ''سب پڑھو **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ** اور خود بھی دُرُودِ پاک کا وِرد کرنے لگے۔ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ فرمایا پڑھو ''**لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ** '' اور خود بھی پڑھنے لگے،اسی طرح **بآوازِ بلند کلمہ** طیبہ پڑھتے پڑھتے ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴾4﴿ وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارے علاقہ کی جامع مسجد میں کچھ مسائل کی وجہ سے فیضانِ سنّت کا درس دینے کی اجازت نہ تھی، اسی وجہ سے مسجد کے باہر عشاء کی نماز کے بعد **چوک درس** ہوتا تھا جس میں بہُت سے اسلامی بھائی شرکت کرتے، ایک دن حسبِ معمول بعدِ عشاء چوک درس کے لیے مبلّغ اسلامی بھائی تشریف لائے تو قرب وجوار میں موجود لوگوں کو درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار **راجو بھائی** کو بھی درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، **اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ''راجو بھائی'' دعوت قبول کرتے ہوئے درسِ فیضانِ سنّت میں شریک ہوگئے۔ **درس کے بعد مبلغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل شرکائے درس کو سابقہ گناہوں سے توبہ کروائی**۔ اور دورانِ دُعا حاضرین کی مغفرت کے لیے بھی دُعا مانگی جس پر سب نے باآوازِ بلند آمین کہا۔ دُعا کے آخر پر شرکائے درس نے بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا، **راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے** اور بلند

آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** پڑھا اور بے اختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے لپک کر جونہی اُٹھایا تو ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

درس میں شریک اسلامی بھائی ''راجو بھائی'' کی وفات پر رشک کر رہے تھے کیونکہ **حضرتِ** سیِّدُنا امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی اپنی مایہ ناز تفسیر ''تفسیرِ کبیر'' میں اس آیت **وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا** (پ ۱ البقرۃ ۳۱) **(ترجَمۂ کنزالایمان** : اور اللہ نے آدم کو تمام نام سکھائے) کے تحت لکھتے ہیں: سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی کہ اِس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت (یعنی گھنٹہ بھر زندگی) باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عَصر کا تھا۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب یہ بات اس صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بتائی تو انہوں نے مُضطَرِب ہو کر اِلتِجا کی: ''یارسُول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے ایسے عَمَل کے بارے میں بتایئے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ!'' چُنانچِہ وہ صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا

اِنتِقال ہوگیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر عِلم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسُولِ مقبول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی کا حُکم اِرشاد فرماتے۔

(تَفسِیر کَبِیر ج ۱ ص ۴۱۰ داراحیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے رکشا اسٹینڈ کا چوکیدار وہاں سے اُٹھ کر علم دین کی مجلس میں آگیا اور اسی بابَرَکت محفل میں سابقہ گناہوں سے تائب ہوکر دُنیائے ناپائیدار سے عالَمِ جاودانی کی طرف رخصت ہوگیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿5﴾ نیکی کی دعوت کا شیدائی

وٹے پلی فاطمہ نگر (حیدرآباد دکن، ہند) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ سَیِّد نور عطاری (عمر تقریباً 25 سال) تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے اِنتہائی ماڈرن نوجوان تھے۔ نت نئے فیشن اپنانا اور دوستوں کے ساتھ

سیر وتفریح کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ایک دن اچانک ان کی ملاقات ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی، مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی پُر تاثیر انفرادی کوشش کی بَرَکت سے وہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے مرید ہوکر **''عطاری''** بن گئے۔ امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مرید تو کیا ہوئے ان کی قسمت ہی سنور گئی، اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرکے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ **فرائض وواجبات کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ سنن ومستحبات پر بھی کاربند نظر آنے لگے۔سارادن سبز سبز عمامہ سر پر سجائے رہتے۔**

جمادی الاخری ۱۴۲۷ھ/ جولائی 2006ء میں ایک بُزُرگ کے مزار پر حاضری دے کر واپس آرہے تھے کہ گاڑی کا حادِثہ ہوگیا، **سیِّد نور عطاری** شدید زخمی ہوگئے، نہ صرف پاؤں کی ہڈی **3** جگہ سے بُری طرح کُچلی جاچکی تھی بلکہ زبان بھی زخمی ہوگئی۔فی الفور انہیں قریبی ہسپتال میں داخل کرادیا گیا، جہاں **4** دن زیرِ علاج رہے، ساتھ رہنے والے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ان کی زبان پر مسلسل دُرُودِ پاک **''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یا حَبِیْبَ اللّٰہ''** جاری رہتا. جیسے ہی نماز کا وقت ہوتا وُضو کیلئے فرمانا

شروع کردیتے۔ بار بار اصرار کرتے کہ ''مجھے باہر لے چلو میں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کروں گا''۔ چوتھے روز سیِّد نور عطاری نے بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ پڑھا اور ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔

جنازے میں ہزاروں اسلامی بھائی شریک ہوئے، تدفین کے وقت ان کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجانے کے ساتھ ساتھ چہرے پر خاکِ مدینہ مَل دی گئی اور آنکھوں پر مدینے شریف کی کھجوروں کی گٹھلیاں رکھی گئیں۔اور بعدِ تدفین قبر کے گرد اسلامی بھائی حلقہ بنا کر کافی دیر تک اجتماعِ ذکر و نعت کرتے رہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

دُنیا سے زیادہ وسیع اور اچھا رِزْق

حیدرآباد دکن (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے مرحوم کو خواب میں دیکھا کہ سَیِّد نور عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی قبر سے خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں اور قبر حدِ نگاہ تک وسیع ہے، مرحوم مسکراتے ہوئے فرمارہے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

مَیں بَہُت چین سے ہوں اور مجھے یہاں دُنیا سے زیادہ وسیع اور اچھا رِزق مل رہا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾6﴿ کمسِن مُبلّغ کی ایمان افروز وفات

صوبہ پنجاب کے شہر **گلزارِ طیبہ** (سرگودھا) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے اعلیٰ کردار اور آپ کی ذاتِ مبارکہ سے صادِر ہونے والی کرامات کا تذکرہ سن کر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** مَیں شوال المکرّم ۱۴۱۷ھ/ مارچ 1997ء میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العَالیہ سے مرید ہوگیا، نہ صرف تنہا بلکہ تمام گھر والوں کو **عطاری** بنوادیا۔ ابھی چندروز ہی گزرے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی **محمد عمر ریاض عطاری** (عمر تقریباً 17 سال) کی زندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہونا شروع ہوگیا۔ **باجماعت نمازوں کا اِہتمام، ہر وقت نگاہیں جھکائے رکھنا اس کی فطرتِ ثانیہ بن چکی تھی**۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں نہ صرف خود شریک

ہوتے بلکہ انفرادی کوشش کر کے اپنے ہم عمر اسلامی بھائیوں کو بھی اجتماع میں لے جاتے۔ اگر کبھی کوئی انہیں انفرادی کوشش پر جھڑک دیتا تو سر جھکائے اس کی جلی کٹی باتیں سن کر صبر کرتے اور کوئی جواب نہ دیتے۔ **والدین کا اَدب واحترام اور ان کی قدم بوسی کرنا خاندان بھر میں ان کی پہچان بن چکا تھا۔**

31 مئی **2006**ء کو میرا میٹرک کا پرچہ تھا، مجھے کہنے لگے: ''مَیں بھی موٹر سائیکل پر آپ کے ساتھ جاؤں گا، آپ پیپر دیجئے گا اور میں باہر بیٹھ کر غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کا تحفہ پیش کرتا رہوں گا۔'' چُنانچِہ میں نے ان کی بات مان لی۔ **الغرض جب گھر سے نکلنے لگے تو عمر بھائی نے والدہ کے قدم چُومے اور والدہ سے دُعائیں لیکر روانہ ہو گئے۔** اتفاقاً مَیں اس دن موٹر سائیکل نہ چلا سکا اس لئے چھوٹے بھائی موٹر سائیکل چلا رہے تھے گھر سے نکلتے ہی انہوں نے بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا، ساتھ ساتھ حضور غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ایصالِ ثواب کی خاطر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کا وِرد کرنے لگے۔ اسی دوران مجھے کہنے لگے: ''آپ بے فکر ہو کر پیپر دیجئے گا میں تو گیارہویں والے پیر صاحب، غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بارگاہ میں

ایصالِ ثواب کا نذرانہ پیش کرتا رہوں گا'' اِتنا کہنے کے بعد **پھر دُرُود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گئے** مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، عمر بھائی نے جونہی موڑ مڑنا چاہا موٹر سائیکل قابو میں نہ رکھ سکے اور **موٹر سائیکل زوردار دھماکے کے** ساتھ سامنے مسافر خانے سے جاٹکرائی ۔ **عمر بھائی نے بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **پڑھا** اور ان کی گردن ایک جانب جُھک گئی ۔ مجھے گردن اور سر پر چوٹ آئی، مَیں نے اپنے زخموں کی پرواہ کیے بغیر جونہی اپنے چھوٹے بھائی محمد عمر ریاض عطاری کو اُٹھایا تو مسافر خانے سے ٹکرا جانے کی وجہ سے ان کے سر سے خون کا فوارہ اُبل پڑا جبکہ ان کی روح تو پہلے ہی پرواز کر چکی تھی ۔ یہ واقعہ دوپہر کی چلچلاتی دھوپ کے وقت پیش آیا مگر ایمبولینس کے ذریعے **جونہی عمر بھائی کی میت گھر پہنچی حیرت انگیز طور پر مَطلَع اَبر آلود ہو گیا اور ہلکی ہلکی پُھوار برسنے لگی ، اور تین دن تک مَوسِم اسی طرح ٹھنڈا رہا۔**

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

بعدِ وفات اجتماع کی دعوت

ان کا (ہی) بیان ہے کہ اِنتقال کے تین روز بعد **محمد عمر ریاض عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے ایک دوست کے **خواب** میں آئے اور کہنے لگے: ''آپ اِس جمعرات ہفتہ وار اجتماع میں تشریف نہیں لائے؟ مَیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہاں بَہُت خوش ہوں۔''

چند روز بعد ایک عزیز کے خواب میں آئے تو پیالے میں پانی پی رہے تھے، پوچھنے پر بتایا کہ ''یہ حوضِ کوثر کا پانی ہے''۔

ایک روز خالہ جان کے خواب میں تشریف لائے **تو** سرسبز وشاداب پودوں کے درمیان سے **انگور** اور مختلف **پھل** توڑ کر کھا رہے تھے۔ خالہ جان کو دیکھ کر کہنے لگے: ''میں یہاں بَہُت خوش ہوں''۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿7﴾ نماز کے فوراً بعد انتقال

راولپنڈی (پنجاب) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان

ہے کہ ہمارے علاقہ کے رہائشی **غلام حیدر عطاری** (عمر تقریباً 72 سال) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے متأثر ہوکر 2002ء میں مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ مدنی ماحول سے تو کیا وابستہ ہوئے ان کے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، یہ سنّتیں سیکھنے کا شوق اور نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ ہی تھا کہ وہ **ہر پندرہ دن کے بعد تین دن کے مدنی قافلے میں باقاعدگی سے سفر فرماتے۔** رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اِجتماعی تربیتی اِعتکاف میں سنّتِ اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ اعتکاف مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیانات میں نہ صرف خود شرکت فرماتے بلکہ دوسرے معتکف اسلامی بھائیوں کو بھی شرکت کی ترغیب دلاتے۔ بائیسویں شب ہونے والے اجتماعِ ذِکر و نعت کے بعد مبلّغِ دعوتِ اسلامی (جو اس وقت پنجاب مکی کے نگران تھے) سے ملاقات کے بعد کہنے لگے: **''دُعا فرمایئے اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھے اپنے رستے میں موت عطا فرمائے''**۔ چُنانچِہ اگلے ہی روز یعنی 22 رمضان المبارک کو عصر کی نماز سے قبل اچانک فرمانے لگے، میرے جسم کے بائیں جانب درد ہورہا ہے، لیکن

درد کے باوجود تربیتی حلقے میں شریک ہوگئے۔عصر کی نماز باجماعت پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کی اور **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** کاوِرد کرتے کرتے، **پیچھے کی جانب آہستگی سے گر گئے** ۔اسلامی بھائیوں نے جونہی آگے بڑھ کر اُٹھانا چاہا تو دیکھا کہ وہ جان جانِ آفریں کے سپرد کرچکے تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿8﴾موت کے بعد والدہ کی بیٹے کو نصیحت

ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میری امی جان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل گانے باجوں اور فلموں ڈراموں کی بَہُت شوقین تھیں۔میں چونکہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھا اور وقتاً فوقتاً امی جان کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رُونُما ہونے والے ایمان افروز واقعات سناتا رہتا تھا۔ چُنانچِہ ایک دن امی جان نے فرمایا:''میں شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ سے مرید ہونا چاہتی ہوں۔''میں نے وکیلِ عطار (وہ خوش نصیب اسلامی بھائی جنہیں امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہم

العَالِیہ نے لوگوں کو اپنا مرید بنانے کی اِجازت سے نوازا ہے) سے رابطہ کر کے ہاتھوں ہاتھ امی جان کو امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العَالِیہ کے ذریعے سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مرید کرادیا۔ **بیعت** ہوتے ہی امی جان کی زندگی میں **مدنی اِنقلاب** برپا ہوگیا، **نماز روزے کی پابندی کرنا، گانے باجے سننے کے بجائے نعتیں پڑھنا ان کا معمول بن گیا۔** ایک روز جب نمازِ فجر کے لئے بیدار ہوئیں تو چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ کر میں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا: ”**آج رات میرے پیرومرشد حضور غوثِ پاک** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) **میرے خواب میں تشریف لائے تھے۔**“ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ ہی عرصے کے بعد ان پر **فالج کا اٹیک** ہوگیا لیکن اس بیماری کے باوجود بھی امی جان کے معمولات میں کوئی فرق نہ آیا حتّٰی کہ **نماز کے وقت فرماتیں: ”مجھے وُضو کرادو“ اور اشاروں سے نماز ادا فرماتیں۔** ایسی بیماری کی حالت میں بھی تلاوتِ قرآن پاک کرنا ان کا وظیفہ تھا، علاوہ ازیں ان کی زبان ہر وقت **کَلِمَۂ طَیِّبہ** اور دُرُود پاک سے تر رہتی تھی۔ کم وبیش ایک سال بعد حضور غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی منقبت پڑھتے ہوئے فالج کا دوسرا حملہ ہوا، جس کے باعث امی جان کی طبیعت اورزیادہ بگڑگئی۔ دوسرے دن عصر کے

وقت اچانک بلند آواز سے **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھتے ہوئے بڑی بہن سے فرمانے لگیں: ''دروازہ کھول دو۔'' وجہ پوچھی تو فرمایا: ''**میرے مہربان آقا، سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **مجھے لینے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔**'' بڑی بہن نے جونہی دروازہ کھولا تو امی جان کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔

اِنتقال کے کچھ عرصہ بعد بڑے بھائی نے امی جان کو خواب میں سفید لباس میں ملبوس نہایت خوش وخرم دیکھا تو پوچھا: ''امی جان ہم آپ کو قبر میں چھوڑ آئے تھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمانے لگیں: ''**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ قبر کے سوالات میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے کامیابی نصیب ہوگئی، اب میری قبر جنت کا باغ بن چکی ہے۔'' پھر میرے بڑے بھائی کا نام لے کر ارشاد فرمایا: ''**بیٹا تم کبھی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مت چھوڑنا کیونکہ یہ سب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول ہی کی برکتیں ہیں۔**'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ اب ہمارے گھر میں مدنی ماحول بن چکا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

نسبت رنگ لے آئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا لگتا ہے کہ وقتِ موت کلمۂ طیبہ پڑھنے والی اسلامی بہنوں کی **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** اور زمانے کے **ولیِ کامل امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے **دامن** سے **نسبت رنگ لے آئی** اور انہیں آخری وقت کلمہ نصیب ہو گیا۔

مرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

خدا عَزَّوَجَلَّ **کی قسم!** خوش قسمت ہے وہ مسلمان جسے مرتے وقت کلمۂ طیّبہ پڑھنے کی سعادت عنایت ہو جائے، چُنانچِہ **اللّٰہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے:

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ

ترجمہ: جس کا آخری کلام لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (یعنی کَلِمہ طیِّبہ) ہو، وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔ (سُنَن ابوداوُد ج۳ ص۲۵۵ حدیث۳۱۱۶)

جب دمِ واپسیں ہو یا اللہ لب پہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ہیں مُحمَّد مرے رسُولِ خدا مرحبا مرحبا رسُولِ خدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

عظیم نسبتیں

مذکورہ بالا واقعات میں جن اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی **کلمۂ پاک** کا وِرد کرتے ہوئے دُنیا سے **قابلِ رشک انداز میں رخصتی** کا بیان ہے، ان خوش نصیبوں میں یہ نسبتیں یکساں دیکھی گئیں کہ یہ تمام اسلامی بہنیں اور بھائی......!

(۱) عقیدۂ **توحیدو رِسالت** کے قائل، (۲) **نبی کریم** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے غلام، (۳) صحابۂ کرام، **اَہلِ بیت** اور **اولیائے کاملین** کے مُحِبّ، (۴) چاروں ائمۂ عِظام کو ماننے والے اور کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا **سیِّدُ نا امامِ اعظم** ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **مُقلِّد** (یعنی حنفی) تھے، (۵) **مسلکِ اعلیٰ حضرت** علیہ الرحمۃ پر کاربند تھے، (۶) تبلیغِ قرآن وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور زمانے کے ولی شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ **کے مرید تھے۔**

ان خوش نصیبوں میں مزید یہ نسبتیں بھی یکساں دیکھی گئیں کہ یہ تمام اسلامی بہنیں اور بھائی......! اپنے پیرو مرشد **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہم العالیہ کی مَدَنی تربیت کی بَرَکت سے {1} پنج وقتہ **نمازی** اور دیگر فرائض وواجبات پر عمل کا ذِہن

رکھنے والے تھے، {2} نیکیاں کرکے **نیکی کی دعوت** پھیلانے اور بُرائیوں سے بچنے کا ذِہن رکھنے کے ساتھ ساتھ برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنے والے، {3} **دُرُود و سلام** محبت سے پڑھنے والے، {4} **فاتحہ نیاز** بالخُصوص **گیارہویں شریف** اور بارہویں شریف کا اِہتمام کرنے والے، {5} عیدِ میلادُ النبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی میں **جشنِ ولادت** کی دُھومیں مچانے والے، {6} چَراغاں اوراجتماعِ ذکرونعت کرنے والے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن تمام مَذکورہ **عقائد** سے متعلق **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روشنی میں غورفرمائیں۔

﴿ ۱ ﴾ جس کا آخِر کلام **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ** (یعنی کَلِمَۂ طَیِّبَہ) ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔(سُنَن ابو دائود ج ۳ ص ۱۳۲ حدیث ۳۱۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

رسُولِ کریم رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ جنّت نشان** پڑھ کرتو ہرشخص کا حسنِ ظن یہی ہونا چاہئے کہ موت کے وقت اِنتہائی نازک اور مشکل وقت میں مذکورہ عاشقانِ رسُول کا **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** پڑھنا **ان عاشقانِ رسُول کے**

مذکورہ عقائد کے عین شَرِیْعَت کے مطابق ہونے کی دلیل ہے اور اُمّید ہے کہ اللہ اور رسُول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے راضی ہوں گے اور اِنْ شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ دُنیاوآخرت میں کامیاب ہوں گے۔

ہر ذی شُعور اور غیر جانبدار شخص یہی کہے گا کہ یہ تو وہ خوش نصیب ہیں، جنہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے دامن اور مسلکِ حق اہلسنّت کی وہ بہاریں پائیں کہ انہیں وقتِ موت کَلِمَۂ طَیِّبَہ پڑھنے کی سعادت ملی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ خوش نصیب قبر، حشر، میزان اور پل صراط پر بھی ہر جگہ اللہ و رسُول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضل وکرم سے کامیاب ہوکر سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعَت کا مُژدۂ جاں فِزا سن کر جنّتُ الفردوس میں پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کی سعادت حاصل کرلیں گے۔

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جواسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے **کُتُب ورسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت** ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بَشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات وبَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمایئے:

''مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ'' عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ، مَحلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔''

نام مع ولدیت: ________________ **عُمر** ___ **رُکن سے مرید یا طالب ہیں** ______ **خط ملنے کا پتا** ______________________________

فون نمبر (بمع کوڈ): ________ **ای میل ایڈریس** ______________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: __________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:** ________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:** ____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ______

مُندَرِجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات وکرامات** کے **''ایمان افروز واقعات''** مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِاہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ دورِحاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر اللّٰہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامِعِ شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لئے ان سے **بیعت** ہوجائیے۔ **اِن شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر **"مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ" عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی"** کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی **سلسلہ قادِریہ رضویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام وپتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

مکمل ایڈریس	عمر	باپ کا نام	بن / بنت	مرد / عورت	نام	نمبر شمار

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

نسبت کی مدنی بہاریں (حصہ 7)

ولی سے نسبت کی برکت

عنقریب پیش کیا جائے گا۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، بالمقابل ... ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net